کسی کام کے جلد ہو جانے کے لئے دعا کرنا کیا دعا میں جلدی مچانا ہے؟

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-951

تاریخ اجراء: 18ذیقعدۃ الحرام1444ھ/08جون2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میں نے سنا تھا کہ دعا میں جلدی نہیں مچانی چاہئے، اب اگر کسی کام کے جلدی ہو جانے کی حاجت ہو اور یوں دعا کی جائے کہ فلاں وقت تک یہ کام ہو جائے، تو کیا یہ جلدی مچانے میں آئے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی کام کا وقت ہی مقید ہو کہ اس ٹائم پیریڈ تک لاسٹ ڈیٹ ہے، تو ضرورتاً اس وقت تک کام ہو جانے کی دعا کی جاسکتی ہے، یہ دعا کی قبولیت میں جلدی مچانا نہیں ہے۔ ہاں یہ کہنا جلدی مچانا ہے کہ میں نے دعا مانگی، اب تک قبول نہ ہوئی، ایسا کہنے کی اجازت نہیں۔ بندے کا کام ہے کہ دعا کرتا رہے اور نتیجہ اللہ پاک پر چھوڑ دے۔ اگر دعا کی قبولیت کے اسباب کا خیال رکھے گا، تو امید ہے کہ اللہ پاک دعا ضرور قبول فرمائے گا۔ ہاں اگر خود ہی کوئی ایسا کام کرتا ہو جو قبولیتِ دعا میں رکاوٹ ہو جیسے قبولیت کی کسی شرط یا ادب کا فوت ہونا، مثلاً: معاذ اللہ حرام کھانا، یا دعا میں توجہ نہ ہونا، بے توجہی اور غافل دل کے ساتھ دعا مانگنا یا قبولیت کا یقین نہ رکھنا، تو یہ اس بندے کی اپنی غلطی ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ قبولیتِ دعا کی مختلف صورتیں ہیں: جو مانگا وہی مل جانا یا دعا کے بدلے کوئی مصیبت دور ہو جانا یا گناہوں کا کفارہ ہو جانا یا آخرت میں اس دعا کے بدلے ثواب دیا جانا، لہٰذا ممکن ہے کہ ہمیں قبولیتِ دعا کا علم نہ ہو، مگر دعا قبول ہو چکی ہو۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندے نے جو مانگا وہ اس کے حق میں برا ہوتا ہے لہٰذا اللہ پاک عطا نہیں فرماتا اور یہ بھی اس کا کرم ہے کہ ہمارے نقصان کی چیز سے ہمیں بچالیا، لہٰذا کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ”وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ“ ترجمہ کنزالایمان: ”اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔“ (سورہ مومن، آیت 60)

تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت ہے: ”حدیث شریف میں ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو اس کی مراد دنیا ہی میں اس کو جلد دے دی جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ ہوتی ہے یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔“ (تفسیر خزائن العرفان، تحت الآیۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا یزال یستجاب للعبد مالم یدع بإثم أو قطیعة رحم مالم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال؟ قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم أر یستجیب لي فیستحسر عند ذلك ویدع الدعاء“ یعنی بندے کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قَطعِ رحمی کی دعا نہ مانگے اور جب تک کہ جلد بازی سے کام نہ لے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم، جلد بازی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہے کہ میں نے دعا مانگی اور مانگی مگر مجھے امید نہیں کہ قبول ہو، لہٰذا اس پر دل تنگ ہو جائے اور دعا مانگنا چھوڑ دے۔ (صحیح مسلم، صفحہ 870، الحدیث: 2735، مطبوعہ: ریاض)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net